© rasailojaraid.com

تربیت کرتی ہیں۔ مولانا آزاد انہی عظیم شخصیات میں سے ایک ہیں۔ ان کا فیض آج بھی جاری ہے۔ زیرِ نظر کتاب نوجوان نسل اور طالب علموں کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

● کتاب: شرعی پردہ کرنے والی باہمت خواتین　　مرتب: محمد احمد حافظ　　صفحات: ۱۹۸

ناشر: سنابل پبلی کیشنز، ۱۷۱/۱-۹-۴ نزد پاکستان بلڈ بینک ناظم آباد نمبر ۴، کراچی　　(مبصر: حافظ اخلاق احمد)

اعضائے مستورہ کا پردہ تمام شریعتوں میں فرض رہا ہے بلکہ شرائع کے وجود سے بھی پہلے جنت میں شجرِ ممنوعہ کھا لینے کے سبب جب حضرت آدم علیہ السلام کا جنتی لباس اتر گیا تو وہاں بھی آدم علیہ السلام نے ستر کھلا رکھنا گوارا نہیں کیا۔ لیکن مسخِ فطرت کے اس زمانے میں جدّت و ترقی کے نام پر بنیادی انسانی قدریں ہم سے چھینی جا رہی ہیں۔ چنانچہ آج کے دور میں فیشن کے نام پر جو لباس پہنا جاتا ہے وہ اتنا باریک ہوتا ہے کہ لباس کہلانے کا ہی مستحق نہیں ہوتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو لباس پہن کر بھی عریاں ہیں۔''

پردہ معاشرتی زندگی کا ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ جن معاشروں کا عمومی رہن سہن عورتوں کی بے پردگی کے طرزِ حیات پر مشتمل ہے وہاں کی عورت، عزت و آبرو کے لحاظ سے سب سے زیادہ غیر محفوظ ہے۔ عورتوں کا پردہ سے بے نیاز گھومنا پھرنا خود فطرتِ نسوانیت کے خلاف ہے۔ اس لیے شریعت نے انسانی اخلاق کو پامال ہونے سے بچانے کے لیے پردے کا حکم دیا ہے تاکہ ایک اعلیٰ قسم کا معاشرہ وجود میں آسکے۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر جناب محمد احمد حافظ نے پردے کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لیے زیرِ نظر کتاب مرتب کی ہے جس کو انہوں نے ''شرعی پردہ کرنے والی باہمت خواتین'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اس کتاب میں ہفتہ وار میگزین ''خواتین کا اسلام'' میں شائع ہونے والے سلسلہ وار مضامین ''بے پردگی سے پردے کی طرف'' کی سچی اور حقیقی کہانیوں کو یکجا کیا گیا ہے۔ تاکہ اس آلودہ روز و شب کے زمانے میں عزم و استقامت کی ان تابندہ مثالوں کو پڑھ کر اس مبارک راستے پر چلنے کا ارادہ رکھنے والی خواتین اپنے عزم کی تصمیم کرسکیں۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں پردہ کرنے کے احکام و مسائل اور نہ کرنے پر نقصانات کو بھی مندرج کیا گیا ہے اور ان معلومات کو آسان فہم انداز میں بیان کرنے کا التزام بھی کیا گیا ہے تاکہ سادہ اسلوب سے عوام الناس کو زیادہ استفادہ ہو۔ بہت سی ظاہری و معنوی خوبیوں اور محاسن کے ساتھ اس کتاب میں معدودے چند پروف کی غلطیاں بھی رہ گئی ہیں۔ مثلاً صفحہ ۵۸ پر ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا ''اے علی تین چیزوں میں تاخیرہ کرو۔'' جبکہ صحیح عبارت یہ ہے: ''اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو۔'' بہر کیف یہ کمپوزر کی غلطی ہے۔ اُمید ہے اس طرح کی غلطیوں کو اگلے ایڈیشن میں درست کرلیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مرتب کی مساعیٔ جمیلہ کو شرفِ قبولیت سے سرفراز فرمائے اور اس کو عوام الناس کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

© rasailojaraid.com